OPEN ACCESS

AL-TABYEEN

(Bi-Annual Research Journal of Islamic Studies)

Published by: ***Department of Islamic Studies, The University of Lahore, Lahore.***

ISSN (Print): 2664-1178
ISSN (Online): 2664-1186
Jan-Jun 2024
Vol: 8, Issue: 1
Email: altabyeen@ais.uol.edu.pk
https://journals.uol.edu.pk/al-tabyeen

Trading Activities and Practices of Women during Makkah Period: An Overview

مکی عہدِ رسالت میں خواتین کی تجارتی سرگرمیاں اور طریقہ ہائے کار کا جائزہ

Nabeela Falak*

https://orcid.org/0009-0007-2916-5764

Department of Islamic Studies, The University of Lahore, Sargodha Campus, Sargodha Pakistan

Samina Nawaz

https://orcid.org/0009-0007-6708-8632

Department of Islamic Studies, The University of Lahore, Sargodha Campus, Sargodha Pakistan

ABSTRACT

The history of Arabia from the era of ignorance to the pure civilization of the Prophet Muhammadﷺ is witness to the economic activities of the women of Makkah. Some women took up activities with their diverse sectors in the field of trade for the sake of hobby, some for the sake of needs, some to support their family, some to protect and monitor their business. Among the most prominent businesswomen, the first name comes from Hazrat Khadija RA. She is followed by his sister Hala bint Khuwaylid RA and several other Sahabiat. Women used a variety of business methods to trade, because unlike men, they had different circumstances and resources, traveled far and wide alone, and sometimes it was not possible

*Corresponding Author: **Nabeela Falak** (Nabila.falak@uol.edu.pk)

Received: 20 Feb 2024; Accepted: 25MAr 2024; Published online: 25 Jun 2024

for them to buy goods from different regions. They need helpers and employees. Sometimes people could not pay at the same time, the business was run by writing the transaction. Items were also sold from house to house and even a single location was designated as a market or bazar. A possible introduction to the commercial activities and role of women in the Makkah period is discussed in this paper, so that a concise outline can be put forward to the readers.

Keywords: Women, Trading, Practices, Makkah Period

تعارف

مکی عہد رسالت کی خواتین کی سر گرمیاں ہمہ پہلو نوعیت کی تھیں۔ عرب کے اس وقت کے قدامت پسند اور تنگ نظر معاشرے میں بھی وہ مقدور بھر سر گرم عمل تھیں۔ ان کی سر گرمیاں گھر کی چار دیواری سے معاشرتی اجتماعات تک، خفیہ قبول اسلام سے بر ملا تبلیغ اسلام تک اور گھریلو دستکاریوں سے بڑے بڑے تجارتی اسفار تک دیکھی جاسکتی ہیں۔ عہد رسالت میں مکی عورت جہاں گھر کی چار دیواری میں عائلی فرائض نبھاتی دکھتی ہے، تو وہیں معاشرتی میل جول اور میلوں تہواروں میں شامل ہوتی بھی نظر آتی ہے۔ جہاں دین اسلام کی حرمت و پاسداری میں تکالیف اٹھائے اور شہید ہوتے ہوئے دکھتی ہے، تو وہیں حبشہ میں بر ملا ترویج و تبلیغ اسلام کرتی بھی نظر آتی ہے۔ جہاں چھوٹے موٹے پیشوں سے منسلک ہو کر اپنے خاندان کے لیے رزق کشید کرتی دکھتی ہے، تو وہیں تجارت کو اتنی وسیع بنیادوں پر سنبھالتی نظر آتی ہے کہ تمام قریش رشک کرتا تھا۔ مکی خواتین کی یہ سر گرمیاں تاریخ اسلام کا روشن اور سنہری باب ہیں۔ دور جہالت کی بود و باش سے عہد رسالت ﷺ کے پاکیزہ تمدن تک عرب کی تاریخ خواتین مکہ کی معاشی و اقتصادی سر گرمیوں کی گواہ ہے۔ بعض خواتین نے شوق کی خاطر، بعض نے ضروریات کے پیش نظر، بعض نے اپنے خاندان کی کفالت کے لیے، بعض نے اپنے کاروبار کی حفاظت و نگرانی کے لیے میدان اقتصادیات میں اپنے متنوع شعبہ جات کے ساتھ سر گرمیاں سر انجام دیں۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے کہ:

﴿وَجَعَلۡنَا لَكُمۡ فِيهَا مَعَايِشَ﴾[1]

1۔ الحجر، 20:15

"اور ہم نے تمہارے لیے زمین میں معیشت کے سامان بنائے"۔

مکی عہد رسالت میں کسب معاش کا ایک مضبوط پہلو تجارت تھا۔ تجارت عرب کا بہت اہم اور کامیاب ذریعہ معاش تھا۔ آپ ﷺ کے چچا ابو طالب بھی اسی سے منسلک تھے، خود آپ ﷺ بھی جب جوانی کو پہنچے تو اسی پیشے کو اپنایا۔

تجارت کا مطلب یہ ہے کہ کسی جگہ کا مشہور سامان یا کسی دوسرے علاقے کی ضرورت کا سامان لے کر سفر کیا جائے اور دوسری جگہ منافع کے ساتھ فروخت کر دیا جائے۔

آپ ﷺ نے تجارت کے پیشے کو پسند فرمایا اور اسے باعث خیر و برکت قرار دیا۔ آپ ﷺ کے ارشاد ہے کہ:

"تجارت کرو! کہ روزی کے دس حصے ہیں اور نو حصے فقط تجارت میں ہیں"۔[1]

خواتین بھی دستیاب اور میسر مواقع کا استعمال کر کے مکی عہد رسالت میں تجارت میں سر گرم حصہ لیتی تھیں۔ ان خواتین میں حضرت خدیجہ، حضرت ہالہ، ام سائب وغیرہم کے نام بہت نمایاں ہیں۔

سابقہ تحقیقات کا جائزہ

عہد رسالت ﷺ کو مکی اور مدنی دو ر ادوار میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ اس تناظر میں اہل علم و قلم نے مدنی عہد رسالت ﷺ کے واقعات کو اکثر بے حد اہتمام و کاوش سے قلمبند کیا ہے، کیوں کہ اس دور میں ریاست مدینہ کے قیام، غزوات، احکام کا نزول، آپ ﷺ کی حیات طیبہ میں حضرت خدیجہ کے بعد ازواج مطہرات کی شمولیت وغیرہ جیسے بے شمار واقعات سیر نگاروں کی توجہ کا مرکز رہے۔ مکی عہد رسالت بھی سیرت کے حوالے سے بے حد شاندار دور ہے، لیکن خواتین کی سر گرمیوں کے حوالے سے اس دور کے کئی گوشے ابھی بھی تشنہ تحقیق ہیں۔ جن میں سے ایک مکی عہد رسالت کی خواتین کی تجارتی سر گرمیاں بھی ہیں۔ تجارتی سر گرمیوں پر براہ راست تو کوئی تحقیقی کا نظر سے نہیں گزرا البتہ جزوی طور سے زیر بحث راہ ہے، مثلا ایک ایم فل کا مقالہ صومیہ نے بعنوان "عہد رسالت میں خواتین کی معاشی سر گرمیاں" 2014 میں شعبہ علوم اسلامیہ گورنمنٹ کالج یونیورسٹی فیصل آباد

---

[1] ۔الجرجانی، علی بن محمد، علامہ، "کتاب التعریفات" ،لاہور: مکتبہ رحمانیہ، س۔ن، ص:112

سے لکھا جس میں خواتین کی معاشی سرگرمیوں پر تفصیل سے روشنی ڈالی گئی خاص کر مدنی دور کی خواتین کے حوالے سے۔ ایم فل کا مقالہ "عہد نبوی میں صحابیات کی معاشی سرگرمیاں عصر حاضر کی خواتین کے لئے مشعل راہ: کے عنوان سے ثمینہ کوثر نے 2018 میں یوایم ٹی سے مکمل کیا۔ خواتین کی تفریحی سرگرمیوں کے حوالے سے ایک ایم فل کا مقالہ اقراء آرزو نے بعنوان "خواتین کی تفریحی سرگرمیاں: عہد نبوی کا مطالعہ "2022 میں شعبہ علوم اسلامیہ، یونیورسٹی آف لاہور سرگودھا کیمپس سے مکمل کیا۔ اس موضوع پر کوئی بڑا کام خصوصاً اُردو میں ابھی تک ضبط تحریر و تحقیق میں نہیں آیا۔ مذکورہ تحقیقات سے معلوم ہوتا ہے کہ مکی عہد رسالت میں خواتین کی تجارتی سرگرمیوں کا جزوی طور پر جائزہ چند ایک مقالہ جات کا موضوع رہا ہے، مگر کلی اور جامع طور پر مکی عہد رسالت کی خواتین کی تجارتی سرگرمیوں کا جائزہ نہیں لیا گیا اور نہ ہی ان کے طریقہ کار کو موضوع تحقیق بنایا گیا ہے۔ اسی مقصد کے تحت موضوع ہذا کو تحقیق کے لئے منتخب کیا گیا ہے، کہ مکی عہد رسالت کی خواتین کی تجارتی سرگرمیوں اور طریقہ ہائے کار کا جائزہ لیا جائے اور عصر حاضر میں ان سرگرمیوں اور طریقہ تجارت سے آج کی بزنس ویمن استفادہ کرسکے۔

مکی عہد رسالت ﷺ میں تجارت کی نوعیت

تجارت کے سامان کی نوعیت کئی طرح کی ہوتی تھی، جن کی تجارت مکہ عہد رسالت ﷺ میں کی جاتی تھی، اگر ان پر ایک نگاہ ڈالی جائے تو مندرجہ ذیل انواعِ سامان تجارت سامنے آتی ہیں، جن کی تجارت کی جاتی تھی:

1. مختلف روزمرہ کی اشیاء ضروریہ کی تجارت
2. چمڑے یا کھال کی تجارت
3. عطر کی تجارت
4. متفرق اشیاء کی خرید وفروخت
5. سامانِ خوردونوش کی تجارت وفروخت

مختلف اشیاء ضروریہ کی فروخت/تجارت

مختلف اشیاء جن کے متعلق تاجروں کو یہ گمان ہوتا تھا کہ دوسری جگہ کی منڈی میں ہاتھوں بک جائیں گی، سامان تجارت کی صورت میں بھجوایا جاتا تھا۔ اس ضمن میں جس خاتون کا نام سب تاجروں میں نمایاں نام حضرت خدیجہ

الکبریٰ کا نظر آتا ہے کیوں کہ ان کا مال سارے عرب کے تاجروں کے مال کے برابر ہوا کرتا تھا۔

حضرت خدیجۃ الکبریٰ بنت خویلد:

حضرت خدیجۃ الکبریٰ پہلی ام المومنین عرب میں طاہرہ کے لقب سے مشہور تھیں۔ آپ کا نسب خدیجۃ الکبریٰ بنتِ خویلد بن اسد بن عبد العزیٰ بن قصی بن کلاب القرشیہ الطاہرہ ہے۔ ان کا تعلق ایک معزز قبیلے سے تھا۔ وہ ایک کامیاب تاجرہ بھی تھیں اور کئی مردوں سے کاروبار شراکت پر کرواتی تھیں۔ ان کے مال کو وہ اشخاص دیگر اسواق میں لے جاتے، بیچتے اور منافع آدھا آدھا بانٹ لیا جاتا تھا۔

حضرت خدیجہ کی تجارت اور سرورِ دو عالم ﷺ:

تعلقِ آجر و اجیر:

حضرت خدیجہ ہمیشہ بھروسہ مند لوگوں سے تجارت کرواتی تھیں اور ایمان دار و قابل اعتماد افراد کی خواہاں رہتی تھیں۔ آپ ﷺ کے چچا ابو طالب بھی اسی شعبہ سے منسلک تھے۔ آپ ﷺ کے دیگر چچاؤں نے بھی آپ ﷺ کا تعارف جناب خدیجہ طاہرہ سے کروایا تھا۔ آپ ﷺ کے کردار کے چمکتے سورج کی کرنیں تو جابجا پھیلی ہی ہوئیں تھیں، دشمن بھی آپ ﷺ کو صادق اور امین کہہ کر مخاطب کرتے تھے، ساتھ ہی ساتھ آپ ﷺ کے چچا نے بھی حضرت خدیجہ سے سفارش کی کہ آپ ﷺ کو بطور مضارب[1] ان کا مال لے جانے کی اجازت دیں۔

حضرت خدیجۃ الکبریٰ آپ ﷺ کی پاکیزہ شہرت اور تجارتی سمجھ بوجھ کی شہرت سے واقف تھیں، جس کی بناء پر انہوں نے اظہار رضا مندی کر دیا۔ آپ ﷺ کی مہارت، جانفشانی اور ایمانداری کے باعث اللہ پاک نے بہت برکت ڈالی اور اتنا منافع عطا فرمایا کہ آج تک نہ ہوا تھا۔

طبقات ابن سعد میں بھی حضرت خدیجہ کی تجارت کا احوال کچھ اس طرح مذکور ہے کہ وہ ایک شریف خاندان سے تعلق رکھتی تھیں۔ ان کی دولت اور تجارت بے مثال تھی اور ان کا مال تمام قریش کے برابر ہوتا۔ اس ضمن میں ایک اقتباس پیش ہے:

[1] ۔ مضارب کا مطلب ہے شراکت دار جو کسی کے مال سے تجارت کر کے منافع میں شراکت داری کرتا ہے۔

"خدیجۃ الکبریٰ ایک معزز شریف، بڑی دولت مند اور تاجر خاتون تھیں۔ آپ ملک شام مال تجارت بھیجا کرتی تھیں۔ قریش کے اونٹوں پر جس قدر مال ہوتا تھا، اس قدر ان کے تنہا اونٹوں پر ہوتا تھا۔ آپ مردوں سے تجارت کرایا کرتی تھیں۔ سرمایہ آپ کا ہوتا تھا اور نفع میں آپ اور آپ کا شریک مرد دونوں برابر کے حصے دار ہوتے"۔[1]

حضرت خدیجہ نے آپ ﷺ سے نکاح کے بعد اور آپ ﷺ کی بعثت کے بعد بھی تجارت سرگرمیاں انہوں نے جاری رکھیں اور آپ ﷺ بھی اس میں برابر کے شریک اور سہیم تھے۔[2]

"حضرت خدیجہ سے شادی کے بعد آپ ﷺ خود صاحبِ مال بن گئے تھے اور اب آپ ﷺ کی تجارت زوجین (میاں بیوی) کی مشترکہ تجارت بن گئی"۔[3]

پس حضرت خدیجہ مختلف ضرورت کی اشیاء کی تجارت بہت وسیع پیمانے پر کرتی تھیں اور شادی کے بعد بھی وہ اس پیشے سے منسلک رہیں۔

چمڑے یا کھال کی تجارت

- **حضرت ہالہ بنتِ خویلد:**

حضرت خدیجہ مختلف النواع اشیاء کی تاجرہ تھیں، ان کی بہن بھی اگرچہ پیشہ ور تاجرہ تھیں، مگر ان کا شعبہ تجارت چمڑا یا کھال کی تجارت تھا۔ آپ کا نسب ہالہ بنتِ خویلد بن اسد بن عبدالعزیٰ بن قصی بن کلاب القرشیہ تھا۔ حضرت ہالہ اپنی تجارت کے لیے دیگر مردوں کی مدد لیتی تھیں۔ اس ضمن میں حضرت عبداللہ بن حارث ہاشمی کا نام بھی کتب تاریخ وسیرت میں مذکور ہے، جو تجارت سے منسلک تھے۔ ابن کثیر کے الفاظ کچھ یوں ہیں:

"حضرت خدیجہ کی بہن تھیں اور چمڑے کی کھال کی تجارت کرتی تھیں"۔[4]

تجارت عطریات:

مکہ طرز معاشرت میں خوشبو کا استعمال تمدن کا حصہ تھا، عرب خوشبوؤں کو بہت پسند کرتے تھے اور اسی وجہ

---

[1] ۔ابن سعد، محمد علامہ، "طبقات الکبریٰ"، مترجم: علامہ عبداللہ العمادی، ج:8، ص:31
[2] ۔ابن سعد، محمد علامہ، "طبقات الکبریٰ"، مترجم: علامہ عبداللہ العمادی، 8:31
[3] ۔ مولانا شبلی نعمانی/سید سلمان ندوی، "سیرۃ النبی ﷺ"، 1/185۔190
[4] ۔ابن کثیر، اسماعیل بن عمر، ابولفداء، البتدائیہ والنھائیہ، (لاہور: المکتبہ قدوسیہ، 1984ء)، ج:8، ص:266

سے عطریات کی خرید وفروخت بھی قابل ذکر شعبہ تجارت تھا۔ مردوں کے ذکر سے قطع نظر اگر خواتین کو دیکھا جائے، تو اس تناظر میں کئی نام سامنے آتے ہیں، ان میں ایک نام اسماءبنت مخربہ ثقفی کا بھی ہے۔

اسماءبنتِ مخربہ ثقفی:

عمرو بن ہشام کا نام شائد کوئی مسلمان بھی نہ پہنچانتا ہو، مگر اس کے مشہور نام ابوجہل سے اور اس کی اسلام دشمنی سے کون مسلمان واقف نہ ہوگا۔ اسی ابوجہل کی ماں کا نام اسماءبنت مخربہ ثقفی تھا، وہ عطریات کی فروخت کے پیشے سے منسلک تھی۔ وہ گھر گھر جاکر عطر کی فروخت کیا کرتی تھی۔ وہ جو عطر فروخت کرتی تھی وہ یمن سے مکہ منگوایا جاتا تھا۔ اس کے ایک فرزند حضرت عبداللہ بن ابی ربیعہ تھے، جو یمن سے عمدہ عطر ان کے پاس بھیجا کرتے تھے، جسے وہ فروخت کرتی تھی۔[1]

حضرت حولاءبنتِ تویت:

جیسا کہ پہلے ذکر کیا گیا ہے کہ عرب عطر کے استعمال کو پسند کرتے تھے اور عطر کی نوعیت اور معیار کے حساب سے فروخت کار کے کاروبار کو عوامی پذیرائی ملتی تھی۔ اسی بناءپر حضرت حولاءبنتِ تویت کو "العطارہ" کہا جاتا تھا اور وہ اسی نام سے مشہور ہوگئی تھیں۔ ان کے لائے ہوئے عطر بہت ہی بہترین نوعیت کے ہوتے تھے، وہ عطر کی مشہور تاجرہ تھیں۔ وہ دیگر گھروں کے ساتھ ساتھ آپ ﷺ کے کاشانہ نبوی ﷺ پر بھی سامان (عطر) لے کر آتی تھیں اور عطر بیچا کرتی تھیں اور یہاں بھی ان کے عطریات کو پسند کیا جاتا تھا۔

"رسول اکرم ﷺ ان کے عطریات کی خوشبوؤں سے انھیں پہچان لیتے تھے"۔[2]

حضرت ملیکہ ام سائب:

حضرت ملیکہ جو ام سائب کے نام سے مشہور تھیں۔ وہ بھی عطر کی فروخت کرتی تھیں۔ آپ خاصی مشہور تاجرہ تھیں، دیگر عرب خریداروں کے علاوہ وہ آپ ﷺ کی خدمتِ اقدس میں بھی عطر لے کر حاضر ہوتی تھیں۔ ایسا ہی واقعہ ان کے اپنے بیٹے کی زبانی بھی مذکور ہے، جس کا مفہوم کچھ یوں ہے کہ:

"ایک بار ان کی والدہ ام سائب حضرت محمد ﷺ کے پاس گئی اور عطر دکھائے، ارادہ فروختِ عطر کا

[1] ۔ابن اثیر علی بن محمد الجزری، علامہ، "اسد لغابہ فی معرفۃ الصحابہ"، (مترجم: مولانا عبدالشکور فاروقی لکھنوی)، 452/5
[2] ۔ابن اثیر علی بن محمد الجزری، علامہ، "اسد لغابہ فی معرفۃ الصحابہ"، (مترجم: مولانا عبدالشکور فاروقی لکھنوی)، 432/5۔433

تھا۔ آپ نے ان سے عطر خریدا اور جب اس سے فارغ ہوئے آپ ﷺ نے ان سے پوچھا کہ اس کو کوئی ضرورت یا حاجت ہے تو بتا سکتی ہے۔ انہوں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ حاجت تو کوئی نہیں ہے، مگر ایک عرض ہے کہ میرا بیٹا میرے ساتھ ہے۔ آپ ﷺ اسے دعا دیں۔ آپ ﷺ نے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا اور دعا دی"۔[1]

متفرق اشیاء کی خرید و فروخت:

خواتین مختلف اشیاء ضروریہ و تجارت کی خرید و فروخت بھی کیا کرتی تھیں۔ اشیاء کی ضرورت کے مطابق پرکھنا اور خریدنا، منافع کے حصول کے لیے سامان خرید کے معاوضے میں بھاؤتاؤ کرنا اور پھر منافع پر فروخت کرنا یہ سب تجارتی سرگرمیوں کے ضمن میں داخل ہیں۔ اس کی مثالوں میں حضرت عمرہ بنت طبیخ کا ذکر بھی آتا ہے۔

حضرت عمرہ بنتِ طبیخ:

حضرت عمرہ ایک بار اپنی لونڈی کو ساتھ لے کر سوق العرب تشریف لے گئیں۔ انہوں نے ایک مچھلی پسند کی اور خرید لی، اسے جھولے میں رکھا۔ مچھلی اس سے بڑی تھی تو اچھی طرح اندر پوری نہ آئی۔ اس کی دم اور سر باہر نظر آرہا تھا۔ حضرت علی اس طرف سے گزر رہے تھے، انہوں نے مچھلی کو دیکھ لیا اور پسند فرمایا اور ستائش فرمائی اس کی قیمت کے بارے میں پوچھا کہ کتنے کے عوض خریدی ہے؟ اور فرمایا:

"یہ تو بہت بڑی بھی ہے اور نفیس بھی، اس سے گھر کے سب لوگ سیر ہو کر کھا سکتے ہیں"۔[2]

حضرت عمرہ بنتِ طبیخ کا خریداری کا عمل بھی تجارت کی مثالوں میں داخل ہے۔

حضرت قیلہ انماریہ:

صحابیہ حضرت قیلہ انماریہ بھی تجارت کی سرگرمیوں سے منسلک تھیں۔ وہ اشیاء خریدتی تھیں اور منافع پر بیچا کرتی تھیں۔ اپنی ان سرگرمیوں کے بارے میں اپ ﷺ سے ایک بار رہنمائی لینے آئیں، وہ موقع حج یا شائد عمرہ کا تھا۔ جب آپ ﷺ احرام اتار رہے تھے، وہ بتاتی ہیں کہ میں وہیں بیٹھ گئی اور میں نے آپ ﷺ سے عرض کیا کہ:

---

[1] ۔ایضاً، 549/5

[2] ۔ابن سعد، محمد علامہ، "طبقات الکبریٰ"، مترجم: علامہ عبداللہ العمادی، 212:8

اے اللہ کے رسول ﷺ میں ایک تاجرہ ہوں۔ میں اشیاء کو خریدتی ہوں اور فروخت کرتی ہوں۔ اشیاء کو خریدتے اور بیچتے ہوئے مول تول کرتی ہوں، میں جس چیز کو بیچنا چاہتی ہوں، ذہن میں اس کے لیے ایک مناسب قیمت طے کر لیتی ہوں اور خریدار کو اس شے کی قیمت بڑھا کر بتاتی ہوں، وہ قیمت کم کرانے کی کوشش کرتا ہے اور بھاؤتاؤ کے بعد جو قیمت ذہن میں مقرر کی ہوتی ہے، اس پر بیچ دیتی ہوں۔ اسی طرح جب سامان خریدنا ہوتا ہے تو اس عمل کے مخالف اپنے ذہن میں طے شدہ قیمت سے کم قیمت لگاتی ہوں۔ خریدار اس کو بڑھانے کی کوشش کرتا ہے، بھاؤتاؤ کے بعد جب قیمت میرے طے شدہ رقم تک پہنچتی ہے۔ تو میں سامان خرید لیتی ہوں۔ آپ ﷺ نے مول تول کرنے سے منع فرمایا"۔[1]

حضرت نبہان التمار کے حالات زندگی سے متعلقہ واقعات میں ایک خاتون کا ذکر بھی ملتا ہے، جو تمر یعنی (کھجور) ان سے خریدتی تھی، شائد وہ کھجور کی فروخت تجارت سے منسلک ہو، کیوں کہ حضرت نبہان بھی تو ایک تاجر تھے اور کھجور کا ہی کاروبار کرتے تھے، ڈاکٹر محمد یٰسین مظہر صدیقی کی کتاب میں بھی یہ واقعہ مذکور ہے۔

"۔۔۔۔حضرت نبہان تو کھجور کے بیوپاری تھے، وہ خاتون بھی شائد یہی کاروبار کرتی تھیں"۔[2]

سامانِ خورد و نوش کی فروخت و تجارت:

کھانے پینے کی اشیاء اور کھانا بھی تجارت کا ایک مشہور اور ضروری شعبہ ہے، عرب میں بھی اس سے متعلق خواتین تاریخ کے اوراق پر مذکور ملتی ہیں۔ ان میں سے ایک مشہور نام مندرجہ ذیل ہیں:

اُم معبد الخزاعیہ:

اُم معبد الخزائیمہ دیہات میں رہتی تھیں۔ ان کے رویے اور اخلاق سے صبر اور وقار کا پہلو جھلکتا تھا، وہ اسلام اور رسول خدا ﷺ سے محبت اور احترام رکھنے والی خاتون تھیں۔

"اُم معبد کا گھر قدید بستی میں تھا"۔[3]

وہ کھانا بناتی تھیں اور اپنے خیمے کو خرید و فروخت کے لیے مقررہ جگہ بنایا ہوا تھا، وہ اس کے سامنے بیٹھ جاتی تھیں

1 ۔ ابن اثیر علی بن محمد الجزری، علامہ، "اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ"، 525/5
2 ۔ صدیقی، محمد یٰسین مظہر، ڈاکٹر، "حضور اکرم ﷺ اور خواتین (ایک سماجی مطالعہ)، (لاہور: میٹرو پرنٹرز، 2008ء)، ص: 141
3 ۔ الحموی، شہاب الدین ابو عبد اللہ یاقوت، علامہ، "معجم البلدان"، (بیروت: دار الاحیاء التراث العربی، س۔ن)، 313/4

اور جو مسافر بھی ادھر سے گزرتا، یہاں سے کھانا پینا کرتا۔ سرورِ دو عالم حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ سفرِ مدینہ کے لیے نکلے تو ادھر سے گزر ہوا۔ وہاں پڑاؤ فرمایا اور اپنے ساتھیوں کے ساتھ انہوں نے اُم معبد سے زادِ راہ کے لیے گوشت اور کھجوروں کو خریدنے کا ارادہ فرمایا۔ اُم معبد سے پوچھا گیا تو وہ کچھ بھی حاضر کرنے سے قاصر تھی، کیوں کہ اس وقت ان کے پاس کچھ بھی نہ تھا۔

اس بیان کا مفہوم یہ بات واضح کرتا ہے کہ وہ اشیاءِ خورد و نوش کی تاجرہ تھیں اور ان کے اس وصف سے وہاں کے لوگ واقف تھے اور ان کے خیمے سے کسی دکان کی طرح سامانِ خورد و نوش وغیرہ اور کھانا قیمتاً لیتے تھے۔ پس خواتین کئی طرح کی معاشی سرگرمیوں میں حصہ لیتی تھیں اور یہ سرگرمیاں مختلف النوع ہوتی تھیں اور تجارت کے کئی شعبوں کا تذکرہ اس ضمن میں ملتا ہے۔

مکی تاجرہ خواتین کے طریقہ ہائے تجارت:

تجارت کے لیے خواتین کئی طرح کے طریقہ کاروبار استعمال کرتی تھیں، کیوں کہ مردوں کے برعکس ان کے حالات و وسائل مختلف ہوتے تھے، دور دراز کے سفر اکیلے کرنا، مختلف علاقوں سے سامان خرید کر لانا ان کے لیے بعض دفعہ ممکن نہ ہوتا۔ تو ان کو مددگاروں یا ملازمین کی ضرورت بھی پیش آتی۔ بعض دفعہ لوگ اسی وقت ادائیگی نہ کر سکتے تو لین دین کو لکھ کر کاروبارِ تجارت چلایا جاتا تھا، یہاں ان طرائق کا اجمالی تذکرہ درج ذیل ہے:

ملازمین/اجیروں/شراکت داروں کی مدد سے تجارت:

یہ طریقہ معروف اور مستعمل تھا، دورِ جہالت سے عہدِ رسالت ﷺ تک جو خواتین دور کے اسفار نہ کر سکتی تھیں، وہ قابلِ اعتماد ملازمین کے ذریعے اپنا مال بھیج کر تجارت کرواتیں اور ملازم کو تنخواہ ادا کر دی جاتی۔ شراکت داروں کے ضمن میں کسی قابلِ اعتماد شخص کو اس کی تجارت کی سوجھ بوجھ اور اچھی شہرت کی بنا پر سامان دے کر دوسرے ملکوں میں بھیجا جاتا تھا اور جب شراکت دار منافع کے ساتھ واپس آجاتا تو منافع میں سے اسے طے شدہ حصہ دے دیا جاتا تھا۔ آپ ﷺ نے جب حضرت خدیجہ کے مال کے ساتھ شام بصریٰ وغیرہ کا سفر تجارت کیا، تو ان کو بھی واپسی پر ان کا طے شدہ منافع ادا کیا گیا۔ بسرہ بنتِ غزوان کے حوالے سے روایت ہے کہ:

"بسرہ بنت غزوان انی کان ابوہریرہ اجیرھا فی العھدالنبویﷺ"۔[1]

مددگاروں کے ذریعے

ایسی خواتین جن کا سامان دوسرے ملکوں، شہروں یا علاقوں سے آتا تھا، تو وہ ان جگہوں پر اپنے مددگار رکھتی تھیں، جو ان کے لیے سامان کا انتظام کرتا تھا، یہ مددگار ان کے اہل خانہ یا کاروباری تعلق دار بھی ہو سکتا تھا، جیسے ابو جہل کی ماں اسماء بنتِ مخربہ ثقفی، وہ عطر کا کاروبار کرتی تھیں، مدینہ میں اور ان کو یمن سے عمدہ عطر اس کا بیٹا عبداللہ بن ابی ربیعہ بھیجتے تھے۔

تجارت کے لین دین کی تحریر کا طریقہ:

ابو جہل کی والدہ اپنا سامان فروخت کرنے کے لیے یہ طریقہ تجارت بھی استعمال کرتی تھی۔ اس سے متعلقہ روایت کچھ یوں ہے کہ:

"اسماء بنت مخربہ خریداروں سے تب قیمت وصول کرتی، جب ان کو حاکمِ وقت کی طرف سے عطیات وصول ہو جاتے، تب تک وہ لکھ لیا کرتی تھیں کہ خریداروں کے ذمے کتنی رقم ہے"۔[2]

تجارت کے لیے ایک مخصوص مقام کو مختص کر لینا:

چیزوں کو بیچنے اور خریدنے کے لیے خواتین کوئی ایک جگہ مخصوص کر لیتیں اور وہیں پر تمام خریدار آتے اور سامان خرید لیتے، جیسے اُم معبد الخزاعیہ نے قدید بستی میں اپنا خیمہ اپنی تجارت کے لیے مختص کیا ہوا تھا اور وہیں وہ سامان فروخت کرتی تھیں اور وہاں سے گزرنے والے مسافروں کو کھلاتی پلاتیں اور اشیاء خورد و نوش فروخت کرتی تھیں۔

گھر گھر جا کر سامان کی فروخت:

خواتین اپنا سامان گھر گھر جا کر بیچتی تھیں اور اکثر خواتین ہی اس سامان کی خریدار ہوتی تھیں اور یہ بھی ہوتا تھا کہ مرد بھی ان سے سامان خرید لیتے تھے، جیسے حضرت حولاء (عطارہ) گھر گھر جاتیں اور عطر بیچا کرتی تھیں۔

---

[1] ۔ عسقلانی، ابن حجر، احمد بن عسقلانی، "الاصابۃ فی تمیز الصحابۃ"، (مصر: دار صادر، 1328ھ)، ج:4، ص:252

[2] ۔ ابن اثیر علی بن محمد الجزری، علامہ، "اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ"، (مترجم: مولانا عبدالشکور فاروقی لکھنوی)، ج:7، ص:108

حاصل بحث:

مذکورہ بالا تمام تر بحث سے یہ نتائج حاصل ہوتے ہیں کہ خواتین مکی عہد رسالت میں دستیاب اور میسر مواقع کا استعمال کر کے تجارت میں سر گرم حصہ لیتی تھیں۔ان کی معاشی سر گرمیوں کی جہات ہمہ جہت ہیں۔بنیادی شعبہ معیشت میں تجارت کا نام سر فہرست ہیں۔ تجارت عرب کی آب وہوا کی وجہ سے عرب مرد و خواتین کا بنیادی پیشہ تھا۔سب سے نمایاں تاجر خواتین میں پہلا نام حضرت خدیجہ کا آتا ہے۔ان کے بعد ان کی بہن ہالہ بنت خویلد اور کئی دیگر صحابیات و خواتین نمایاں ہیں۔ تجارت کے لیے خواتین کئی طرح کے طریقہ کار وبار استعمال کرتی تھیں، کیوں کہ مردوں کے برعکس ان کے حالات و وسائل مختلف ہوتے تھے، دور دراز کے سفر اکیلے کرتا، مختلف علاقوں سے سامان خرید کر لانا ان کے لیے بعض دفعہ ممکن نہ ہوتا۔ تو ان کو مددگاروں یا ملازمین کی ضرورت بھی پیش آتی۔ بعض دفعہ لوگ اسی وقت ادائیگی نہ کر سکتے تو لین دین کو لکھ کر کاروبارِ تجارت چلایا جاتا تھا۔ گھر گھر جا کر بھی اشیاء فروخت کی جاتی تھیں اور کسی ایک مقام کو بھی بازار یا منڈی کی صورت متعین کر لیا جاتا تھا۔الغرض وہ تمام مناسب طریقہ کار جو آج کل کے دور میں خواتین اپنائے ہوئے ہیں مکی عہد رسالت میں وہ سب رائج تھے۔ان دو پیشوں کے علاوہ کئی طرح کے متفرق پیشے بھی ہیں، جو مکی خواتین نے بطور معاش اپنائے، مثلاً: مشاطگی، دستکاری، ملازمت، گانا بجانا وغیرہ۔ مکی عہد رسالت میں جہاں خواتین چھوٹے موٹے پیشوں سے منسلک ہو کر اپنے خاندان کے لیے رزق کشید کرتی دکھتی ہے، تو وہیں تجارت کو اتنی وسیع بنیادوں پر سنبھالتی نظر آتی ہے کہ تمام قریش رشک کرتا تھا۔ مکی خواتین کی یہ سر گرمیاں تاریخ اسلام کا روشن اور سنہری باب ہیں۔دور جہالت کی بود و باش سے عہد رسالت ﷺ کے پاکیزہ تمدن تک عرب کی تاریخ خواتین مکہ کی معاشی و اقتصادی سر گرمیوں کی گواہ ہے۔ بعض خواتین نے شوق کی خاطر، بعض نے ضروریات کے پیش نظر، بعض نے اپنے خاندان کی کفالت کے لیے، بعض نے اپنے کاروبار کی حفاظت و نگرانی کے لیے میدان اقتصادیات میں اپنے متنوع شعبہ جات کے ساتھ سر گرمیاں سرانجام دیں مکی عہد رسالت کی خواتین کی تجارتی سر گرمیوں اور طریقہ ہائے کار کا جائزہ سے بہت سے تجارتی اصول اور طریقہ ء تجارت سامنے آتے ہیں کہ عصر حاضر میں ان طریقہ تجارت سے خاص طور سے آج کی مسلم بزنس ویمن استفادہ کر کے اپنی تجارت اور طریقہ تجارت کو بہتر بنا سکتیں ہیں۔